الله علیکم (صحیح مسلم)

وہ لوگ جو تم سے مال و دولت اور دنیاوی جاہ مرتبہ میں کم ہیں ان کی طرف دیکھو (تو تمہارے اندر شکر کا جذبہ پیدا ہوگا) اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے مال و دولت میں اور دنیاوی ساز و سامان میں بڑھے ہوئے ہیں تاکہ جو نعمتیں تمہیں اس وقت ملی ہوئی ہیں۔ وہ تمہاری نگاہ میں حقیر نہ ہوں (ورنہ اللہ کی ناشکری کا جذبہ ابھر آئے گا۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکتوب بھیجا کہ دنیا سے اپنے رزق پر قناعت کرو اس لئے کہ اللہ رحمٰن نے اپنے بعض بندوں کو بعض پر رزق میں فضیلت دی ہے یہ ایک آزمائش ہے۔ جس سے اس نے ہر بندے کو آزمایا ہے جس کو اس نے وسعت دی اس کی اس طرح پر آزمائش کرتا ہے کہ وہ اللہ کا کس طرح شکر ادا کرتا ہے اللہ کا شکر کرنا اس حق کی ادائیگی ہے جو اس پر اللہ نے اپنے رزق کے معاملے میں اور عطاء کے معاملہ میں فرض کیا ہے (اخرجہ ابن ابی حاتم و کذا فی الکنز ۲/۱۵۱) حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا اہل شکر اللہ کی جانب سے زیادہ دیا جاتا ہے لہٰذا تم زیادتی کو تلاش کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لئن شکرتم لازیدنکم

اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ نعمت دوں گا (اخرجہ الدینوری، وکذا فی الکنز ۲/۱۵۱)

صبر وشکر میں خیر کثیر

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عجبا لامر المومن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذالک الا للمومن ان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ وان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ (صحیح مسلم)

مومن کی حالت بھی عجیب ہے وہ جس حال میں بھی ہوتا ہے۔ اس سے خیر اور بھلائی ہی سمیٹتا ہے اور یہ مومن کے سوا کسی کو نصیب نہیں۔ اگر وہ تنگدستی بیماری اور دکھ کی حالت میں ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے یہ اس کیلئے بہتر ہوتا ہے اور اگر اس کو مسرت و فرحت اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے یہ اسکے لئے بہتر ہوتا ہے (یعنی دونوں حالتیں اس کیلئے خیر و بھلائی کا سبب بنتی ہیں)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لو اتیت براحلتین راحلۃ شکر و راحلۃ صبر لم ابال ایھما رکبت (اخرجہ ان عساکر وکذا فی منتخب کنزالعمال ۴/۴۱۷)

اگر میرے پاس یہ دو سواریاں لائی جائیں یعنی صبر یا شکر کی سواری، تو مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں ان دونوں میں سے (غور کروں کہ) کس پر سوار ہوں۔

لطیفہ:

عمران بن حطان خارجی مشہور فصیح و بلیغ شاعر گزرا ہے۔ اس کی ذہانت و ذکاوت کے بہت واقعات مشہور ہیں۔ علامہ زمخشری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ وہ بے انتہا سیاہ فام اور بدصورت تھا اور جتنا وہ بدصورت تھا اس کی بیوی اتنی ہی خوبصورت تھی۔ ایک دن وہ بہت دیر تک اس کے چہرے کو دیکھتی رہی اور پھر اچانک اس نے کہا: الحمدللہ عمران نے پوچھا کیا بات ہے؟ تم نے کس بات پر الحمدللہ کہا؟ بیوی نے کہا میں نے اس بات پر اللہ کا شکر ادا کیا ہے کہ ہم دونوں جنتی ہیں۔ عمران نے پوچھا وہ کیسے؟ کہنے لگی، اس لئے کہ تمہیں مجھ جیسی بیوی ملی، تم نے اس پر شکر ادا کیا اور مجھے تم جیسا شوہر ملا، میں نے اس پر صبر کیا، اور اللہ نے صابر و شاکر دونوں کیلئے جنت کا وعدہ فرمایا، (تفسیر کشاف: ۱/۴۲۸، تحت آیۃ یستفتونک فی النساء)

مولانا محمد ادریس ہاشمی اور مولانا محمد رمضان یوسف سلفی کو حادثہ

گذشتہ دنوں مولانا محمد ادریس ہاشمی، امیر جماعت غرباء اہلحدیث پنجاب، و چیف ایڈیٹر ماہنامہ صدائے ہوش اور جماعت کے معروف اہل قلم محمد رمضان یوسف سلفی موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ چوک مینار پاکستان لاہور میں ایک ویگن نے ٹکر ماردی جس کی وجہ سے دونوں صاحبان کو کافی چوٹیں آئیں البتہ اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا کہ زندگی بخش دی۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ ہاشمی صاحب اور سلفی صاحب کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و ایمان سے مزین لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین (ع ۔ ر)